سوال

(168) ٹوپی پر عمامہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہنامہ ''البر''لاہور فروری ۱۹۹۲ء ص۳۵ پر ایک روایت مروی ہے کہ ((فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلاس)) ''ہم میں اور مشرکوں میں فرق ہے تو ٹوپیوں پر عمامے ہیں۔ کیا یہ روایت درست ہے؟ اگر یہ روایت درست ہے تو کچھ لوگ جو صرف اکیلی ٹوپی پہنتے ہیں یا صرف پگڑی باندھتے ہیں، صحیح کرتے ہیں اور اگر یہ روایت درست نہیں تو وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب یہ روایت انتہائی کمزور ہے کیونکہ اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَالَ رُكَانَةُ: وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ، الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ))

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے کشتی لڑی اور اسے پچھاڑ دیا۔ رکانہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپیوں پر پگڑی باندھنا ہے۔'' (ابوداؤد لباس ۴۰۷۸، ترمذی ۱۷۸۴،۴/۲۱۷)

اس روایت کی سند میں تین مجہول راوی ہیں۔

۱) ابو الحسن عسقلانی، مجہول تقریب ص ٤٠١

۲) ابو جعفر بن محمد بن رکانہ، مجہول تقریب ص۳۹۹

۳) محمد بن رکانہ، مجہول تقریب ص۲۹۷

اس لئے امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرمایا "ہذا حديث غريب وإسناده ليس بالقائم ولا نعرف أبا الحسن العسقلاني ولا ابن ركانة" (ترمذی مع تحفہ ۳/۷۰) یہ روایت غریب ہے س کی سند درست نہیں اور ابو الحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو ہم نہیں پہچانتے۔''

علامہ مبارک پوری تحفۃ الاحوذی ۳/۷۰ پر فرماتے ہیں :

" وفی الجامع الصغیر بروایۃ الطبرانی عن ابن عمر کان یلبس قلنسوۃ بیضاء قال العزیزی اسنادہ حسن"

''الجامع الصغیر میں ابنِ عمر سے روایت ہے جس کی سند کو علامہ عزیزی نے حسن قرار دیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی پہنتے تھے۔''

لیکن علامہ البانی حفظہ اللہ نے اسے ضعیف الجامع میں درج کیا ہے۔ (ص ٦٦)

اس طرح کی کئی روایتیں امام ابو نعیم اصبہانی نے کتاب اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآدابہ میں نقل کی ہیں جن سے معلم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی عمامہ کے بغیر بھی پہنتے تھے۔

امام ابنِ قیم رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد ۱/۱۳۵ پر رقم طراز ہیں :

((کانت لہ عمامۃ تسمی السحاب کساھا علیا وکان یلبسھا ویلبس تحتھا القلنسوۃ وکان یلبس القلنسوۃ بغیر عمامۃ ویلبس العمامۃ بغیر قلنسوۃ.))

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پگڑی تھی جس کا نام سحاب تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پہنائی۔ اسے آپ پہنتے اور کبھی اس کے نیچے ٹوپی ہوتی اور کبھی ٹوپی بغیر پگڑی کے اور پگڑی بغیر ٹوپی کے پہن لیتے۔''

امام ابنِ قیم رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف پگڑی باندھنا یا صرف ٹوپی لینا یا ٹوپی پر پگڑی باندھ لینا، تینوں طرح جائز و صواب ہے۔ کسی صحیح حدیث سے اس کی نفی یا ممانعت نہیں ہے۔ اہل بدعت کا اس طرح عمامے کے متعلق قیود و پابندیاں لگانا اس کے جعلی فضائل بیان کرنا جیسا کہ فیضانِ سنت میں سبز پگڑی والوں کے پیر الیاس قادری نے ذکر کیا ہے یا ماہنامہ البر میں مولوی شفیع اوکاڑوی کا اس بارے میں ذکر کرنا احادیثِ صحیحہ کے خلاف ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ